١٣١٠هـ

أعجب الإمداد

في مكفرات حقوق العباد

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۱۵۵	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲٤

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد ۱۳۱۰ھ

(بندوں کے حقوق کا کفارہ ادا کرنے والے امور کے بارے میں انتہائی حیران کن امداد)

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۶۸: حق العباد بھی کسی طرح معاف ہوسکتا ہے بغیر اس کے معاف کے جس کا حق ہے صاف ارقام فرمایئے اور حق العباد کس قدر ہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرمایئے اجر پایئے۔ ت)

الجواب

حق العبد ہر وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول فعل ترک سے کسی کے دین، آبرو، جان، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔ تو یہ دو قسمیں ہوئیں، اول کو دیون، ثانی کو مظالم، اور دونوں کو تبعات اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں قسم میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے یعنی کہیں تو دین پایا جاتا ہے مظلمہ نہیں، جیسے خریدی چیز کی قیمت، مزدور کی اجرت، عورت کا مہر وغیرہا دیون کہ عقود جائزہ شرعیہ سے اس کے ذمہ لازم ہوئے اور اس نے اُن کی ادا میں کمی و تاخیر ناروا نہ برتی یہ حق العبد اس کی گردن پر ہے مگر کوئی ظلم نہیں۔ اور کہیں مظلمہ پایا جاتا ہے دین نہیں جیسے کسی کو مارا، گالی دی، بُرا کہا، غیبت کی کہ اس کی خبر اسے پہنچی، یہ سب حقوق العبد و ظلم ہیں مگر کوئی دین واجب الادا نہیں، اور کہیں دین اور مظلمہ دونوں ہوتے ہیں جیسے کسی کا مال چرایا، چھینا، لوٹا، رشوت

سُود جُوئے میں لیا یہ سب دیون بھی ہیں اور ظلم بھی۔ قسم اول میں تمام صور عقود و مطالبہ مالیہ داخل، دوسری میں قول و فعل و ترک کو دین آبرو جان جسم مال قلب میں ضرب دینے سے اٹھارہ انواع حاصل، ہر نوع صد ہا صُورتوں کو شامل، تو کیونکر گنا سکتے ہیں کہ حقوق العباد کس قدر ہیں، ہاں ان کا ضابطہ کلیہ بتا دیا گیا ہے کہ ان دو قسموں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد جانے پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحبِ حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا، حقوق اللہ میں تو ظاہر کہ اُس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون و من یغفر الذنوب الا اللہ[1] کون گناہ بخشے اللہ کے سوا۔ الحمدللہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے ہاتھ ہے والکریم لا یأتی منہ الا الکرم (کریم سے سوائے کرم کے کچھ اور صادر نہیں ہوتا۔ ت) اور حقوق العباد میں بھی ملک دیان عزّ جلالہٗ نے اپنے دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وُہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال و حقوق سب کا مالک ہے اگر وُہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرما دے تو بھی عین حق و عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے، اگر وہ ہمارے خون و مال و عزّت وغیرہا کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہنچاتا نام کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یوہیں اب اس حُرمت و عصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے مگر اس کریم رحیم جل وعلا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے بے ہمارے بخشے معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے! میں اپنی داد کو نہ پہنچا۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدواوین ثلٰثۃ فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیئا و دیوان لا یعبأ اللہ بہ شیئا و دیوان لا یترک اللہ منہ شیئا فاما الدیوان الذی لا یغفر اللہ منہ شیئا فالاشراک باللہ عزوجل واما الدیوان الذی لا یعبأ اللہ بہ شیئا فظلم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ

یعنی دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالٰی کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ چھوڑیگا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وُہ دفتر جس کی اللہ عزّوجل کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۳۵

من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکہا فان اللہ تعالٰی یغفر ذٰلک ان شاء و یتجاوز ان شاء و امّا الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئا فمظالم العباد بینہم القصاص لا محالۃ۔ رواہ الامام احمد فی المسند و الحاکم فی المستدرک[1] عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالٰی چاہے تو اسے معاف کردے اور درگزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے (امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اس کی روایت فرمائی۔ ت)

یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیٰمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء تنطحہا۔ رواہ الائمۃ احمد فی المسند و مسلم[2] فی صحیحہ و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک روزِ قیامت تمھیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ مُنڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے (ائمہ کرام نے اس کو روایت کیا مثلاً امام احمد نے مسند میں امام مسلم نے صحیح مسلم میں، امام بخاری نے الادب المفرد میں اور امام ترمذی نے جامع میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ایک روایت میں فرمایا:

حتی الذرۃ من الذرۃ۔ رواہ الامام احمد[3] بسند صحیح۔

یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائیگا۔ (اسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ت)

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحبِ حق کو دی جائیں گی اگر ادا ہوگیا غنیمت ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے یہاں تک

---

[1] مسند احمد بن حنبل حدیث ۲۵۵۰۰ دار احیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۳۴۲
المستدرک للحاکم کتاب الاھوال باب جعل اللہ القصاص بین الدواب المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۷۶-۴۷۵

[2] صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۲۰
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۰۱

[3] مسند امام احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۶۳

کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو۔ احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد، ازاں جملہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیٰمۃ بصلوٰۃ وصیام و زکوٰۃ ویأتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفك دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار[1]۔ والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وُہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو۔ فرمایا میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ لے کر آئے اور یُوں آئے کہ اسے گالی دی اسے زنا کی تہمت لگائی اس کا مال کھایا اس کا خون گرایا اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں ختم ہوچکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا۔ اللہ تعالٰی پاک اور بلند و برتر ذات کی پناہ۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

غرض حقوق العباد بے اُن کی معافی کے معاف نہ ہوں گے ولہذا مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الغیبۃ اشد من الزنا غیبت زنا سے سخت تر ہے۔ کسی نے عرض کی: یہ کیونکر؟ فرمایا:

الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والطبرانی فی الاوسط[2] عن جابر بن عبد اللہ

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالٰی قبول فرمالے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے (ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ (غیبت کی برائی میں) میں اور امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ

---

[1] صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۲۰

[2] المعجم الاوسط حدیث ۶۵۸۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/ ۳۰۶

وابی سعید الخدری والبیھقی عنھما و عن انس رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

اور حضرت ابوسعید خدری سے اور امام بیہقی نے ان دونوں کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس کی روایت فرمائی۔ (ت)

پھر یہاں معاف کرالینا سہل ہے قیامت کے دن اس کی امید مشکل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار نیکیوں کا طلبگار برائیوں سے بیزار ہوگا پرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے اپنی برائیاں اس کے سر جاتے کیسے بُری معلوم ہوتی ہیں، یہاں تک کہ حدیث میں آیا ہے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا اُسے روزِ قیامت پیٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول انہ یکون للوالدین علٰی ولدھما دین فاذا کان یوم القیٰمۃ یتعلقان بہ فیقول انا ولدکما فیودان اویتمنیان لوکان اکثر من ذٰلک[1]

طبرانی میں ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ والدین کا بیٹے پر دین ہوگا قیامت کے روز والدین بیٹے پر لپکیں گے تو بیٹا کہے گا میں تمہارا بیٹا ہوں تو والدین کو حق دلایا جائے گا اور تمنا کرینگے کاش ہمارا حق اور زائد ہوتا۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے اُمید خام خیال، ہاں کریم ورحیم مالک ومولٰی جل جلالہ وتبارک وتعالٰی جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا نہ اس کی حسنات اُسے دی گئیں نہ اس کی سیئات اس کے سر رکھی گئیں نہ اُس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر افضل پایا رحمتِ حق کی بندہ نوازی ظالم ناجی مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضٰی (پھر اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد وثنا ہے جس کی ذات بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ت)

حدیث میں ہے:

بینا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

یعنی ایک دن حضور پُرنور سیّد العالمین صلی اللہ تعالٰی

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۰۵۲۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/ ۲۷۰

وسلم جالس اذ رأیناہ اضحک حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر ما اضحکک یارسول اللہ یارسول اللہ بابی انت وامی۔

علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر ہنسی آئی؟

ارشاد فرمایا:

رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدھما یارب خذ لی مظلمتی من اخی فقال اللہ تعالٰی للطالب کیف تصنع باخیک ولم یبق من حسناتہ شئ قال یارب فیحمل من اوزاری وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلک الیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنھم من اوزارھم فقال اللہ للطالب ارفع بصرک فانظر فرفع فقال یارب اری مدائن من ذھب وقصورا من ذھب مکللۃ باللؤلؤ لای نبی ھذا اولای صدیق ھذا اولای شھید ھذا قال لمن اعطی الثمن قال یارب ومن یملک ذلک قال انت تملکہ قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یارب فانی قد عفوت عنہ قال اللہ تعالٰی فخذ بید اخیک فادخلہ الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عند

دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہٗ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے۔ رب تعالٰی نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے۔ یہ فرما کر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ اُن کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولٰی عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اُٹھا کر دیکھ۔ اس نے نگاہ اٹھائی کہا اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے۔ مولٰی تبارک وتعالٰی نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے۔ کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے؟ فرمایا: تو۔ عرض کی: کیوں کر؟

www.alahazratnetwork.org

ذٰلك اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیٰمۃ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک[1] والبیھقی فی کتاب البحث والنشور وابویعلٰی فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے۔ کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا۔ مولٰی جل مجدہٗ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے فرمایا کہ اللہ تعالٰی سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو کہ مولٰی عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔ (حاکم نے مستدرک میں امام بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ابویعلٰی نے مسند اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اذا التقی الخلائق یوم القیٰمۃ نادی منادیا یااھل الجمع تتارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علیّ۔ رواہ الطبرانی[2] عن انس ایضا رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔

جب مخلوق روزِ قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو! آپس کے ظلموں کا تدارک کرلو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔ (امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسندِ حسن اس کو روایت کیا ہے۔ ت)

اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا:

ان اللہ یجمع الاولین والاٰخرین یوم القیٰمۃ فی صعید واحد ثم ینادی منادمن تحت العرش یا اھل التوحید ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات ثم ینادی منادیا اھل

یعنی بیشک اللہ عزوجل روزِ قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیرِ عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو! مولٰی تعالٰی نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ کھڑے ہوکر آپس کے دنیاوی مظلموں میں ایکدوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو! ایک دوسرے

---

[1] مستدرک للحاکم کتاب الاھوال دارالفکر بیروت ۴/ ۵۷۶
الدرالمنثور بحوالہ ابن ابی الشیخ وابی یعلٰی والحاکم مکتبۃ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۳/ ۱۶۱
[2] المعجم الاوسط حدیث ۵۱۴۰ مکتبۃ المعارف الریاض ۶/ ۶۷

www.alahazratnetwork.org

التوحید لیعفت بعضکم عن بعض وعلیّ الثواب۔ رواہ ایضاً[1] عن ام ھانی رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔ (اسے بھی طبرانی نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالٰی تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

یہ دولتِ کبرٰی ونعمتِ عظمٰی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل رُوسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے۔ ع

کہ مستحق کرامت گنہگارانند

(گنہگار شرف وبزرگی (عطا کئے جانے کے لائق ہیں۔ ت)

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح تصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا:

اوّل حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے، اور اُس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرہ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے، اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرطِ قبول سب معاف ہوجاتے ہیں، پھر اگر حج کے بعد فوراً مرگیا اتنی مہلت نہ ملی کہ حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انھیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولٰی تعالٰی اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے یعنی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہا فرائض کہ بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلمِ عفوِ الٰہی پھر جائے اور حقوق العباد ودیون ومظالم مثلاً کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، بُرا کہا ہو اُن سب کو مولٰی تعالٰی اپنے ذمۂ کرم پر لے لے اصحابِ حقوق کو روزِ قیامت راضی فرماکر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے، یونہیں اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدرِ قدرت تدارک حقوق ادا کرلیا یعنی زکوٰۃ دے دی نماز روزہ کی قضا ادا کی جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا جسے آزار پہنچا تھا معاف کرالیا جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اُس کی طرف سے تصدق کردیا بوجہ قلّت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرنے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی، غرض جہاں تک طرق برأت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے اُمید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی یہ تدبیر ہوگئی اور اثم مخالفت حج سے دُھل چکا تھا، ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سرِ نو اُس کے سر ہوں گے کہ حقوق تو خود باقی ہی تھے اُن کی ادا میں پھر تاخیر وتقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۱۳۵۸ مکتبۃ المعارف الریاض ۲/۲۰۰

ازالہ کو کافی نہ ہوگا کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانۂ بیقیدی نہیں ہوتا بلکہ حجِ مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہوکر پلٹے فانا للہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (بے شک ہم اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالٰی بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں۔ ت) مسئلۂ حج میں بحمداللہ تعالٰی یہ وہ قولِ فیصل ہے جسے فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے بعد تنقیح دلائل ومذاہب واحاطۂ اطراف وجوانب اختیار کیا جس سے اقوالِ ائمہ کرام میں توفیق اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے اس معرکۃ الآرا مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالٰی فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے وباللہ التوفیق (اللہ تعالٰی ہی کے کرم سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ ت)

احادیث ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملاً اور ابوداؤد مختصراً اور امام عبداللہ ابن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابویعلٰی مسند اور ابن حبان ضعفا اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبرٰی وشعب الایمان وکتاب البعث والنشور اور ضیاء مقدسی بافادۂ تصحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبداللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابویعلٰی وابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابونعیم حلیۃ الاولیا اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفا میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دارقطنی وابن حبان حضرت ابوہریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بطرقِ عدیدہ والفاظِ کثیرہ ومعانی متقاربہ راوی:

وھذا حدیث الامام عبد اللہ بن المبارک عن سفیٰن الثوری عن الزبیر بن عدی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال وقف النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعرفات وقد کادت الشمس ان تغرب فقال یا بلال انصت لی الناس فقام بلال فقال انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ

(یہ حدیث امام عبداللہ ابن مبارک نے امام سفیان ثوری سے انھوں نے زبیر بن عدی سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے۔ ت) یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اس وقت ارشاد ہوا اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، بلال نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

تعالٰی علیہ وسلم فنصت الناس فقال یامعاشر الناس اتانی جبریل انفا فاقرأنی من ربی السلام وقال ان اللہ عزوجل غفر لاھل عرفات و اھل المعشر وضمن عنھم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال یارسول اللہ ھذا لنا خاصۃ قال ھذا لکم ولمن اتی من بعدکم الٰی یوم القیٰمۃ فقال عمر بن الخطاب کثر خیر اللہ وطاب[1]

وسلم کے لئے خاموش ہوجاؤ، لوگ ساکت ہوئے۔ حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو! ابھی جبریل نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور اُن کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی یارسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے انتہی (ت)

والحمد للہ رب العٰلمین (اور سب تعریف اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

دوم شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اُس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو حدیثوں میں آیا کہ مولٰی عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اُس کی رُوح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اُسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے جو اُس پر تھے اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

احادیث ابن ماجہ سُنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ اور ابونعیم حلیہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پھپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے راوی:

واللفظ لابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یغفر لشھید البر الذنوب کلھا الا الدین، و

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے الفاظ ہیں۔ ت) یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد۔

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن مبارک عن انس رضی اللہ عنہ مکتبہ آیۃ العظمٰی قم ایران ۱/۳۱-۲۳۰

یغفر لشھید البحر الذنوب کلھا والدین[1] — اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

اللھم ارزقنا بجاھہ عندك صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك آمین (اے اللہ! حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس بلند پایہ رتبہ کے طفیل جو ان کا تیری بارگاہ میں ہے ہمیں یہ دولت نصیب فرما آمین۔ ت)

سوم شہیدِ صبر یعنی وہ مسلمان سُنّی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالتِ بیکسی و مجبوری قتل کیا، سُولی دی، پھانسی دی کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف شہیدِ جہاد کہ مارتا مرتا ہے اس کی بیکسی و بیدست پائی زیادہ باعثِ رحمتِ الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا ان شاء اللہ تعالٰی (اگر اللہ تعالٰی چاہے۔ ت)۔

احادیث بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بسند صحیح راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قتل الصبر لایمر بذنب الا محاہ[2] — قتلِ صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اُسے مٹا دیتا ہے۔

نیز بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قتل الرجل صبرا کفارۃ لماقبلہ من الذنوب[3] — آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

قال المناوی فی التیسیر ظاھرہ و ان کان المقتول عاصیا ومات بلا توبۃ ففیہ ردّ علی الخوارج والمعتزلۃ اھ[4] و رأیتنی کتبت علی ھامشہ ما نصہ اقول بل لامحمل لہ سواہ — علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا اس کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ اگرچہ مقتول گنہگار ہو اور بغیر توبہ مرجائے۔ پس اس میں خارجیوں اور معتزلہ کا رد ہے اھ مجھے یاد ہے کہ میں نے اس کے حاشیہ پر لکھا کہ جس کی عبارت یہ ہے میں کہتا ہوں

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۷۷۱۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/۲۰۱
سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب فضل الغزو البحر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۴

[2] کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الحدود باب قتل الصبر حدیث ۱۵۴۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲/۲۱۴

[3] " " " حدیث ۱۵۴۴ " " " ۲/۲۱۳

[4] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث قتل الصبر الخ مکتبۃ الامام الشافعی الریاض ۲/۱۹۳

فانه ان لم یکن عاصیا لم یمر القتل بذنب وان کان تاب فکذالك فان التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔

بلکہ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی محمل نہیں اس لئے کہ اگر مقتول گنہگار نہ ہو تو پھر قتل کا گناہ پر گزر نہ ہوگا (گناہ ہی نہ ہو تو اس پر گزر کیسا) اور اگر اس نے توبہ کرلی تو پھر بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوجاتا ہے کہ جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔ (ت)

احادیث مطلق ہیں اور مخصص مقصود وحدث عن البحر ولاحرج اور ہم نے سُنّی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو ان صاحب بدعة مکذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شئ من امرہ حتی یدخلہ جہنم۔ رواہ ابوالفرج فی العلل[1] من طریق کثیر من سلیم تا انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فذکرہ۔

اگر کوئی بدمذہب تقدیر پر خیر وشر کا منکر خاص حجرِ اسود ومقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے والعیاذ باللہ تعالٰی۔ (ابوالفرج نے العلل میں کثیر بن سلیم تا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سند سے روایت کیا اور فرمایا کہ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھر پوری حدیث کو ذکر کیا۔ ت)

چہارم مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تاحدِ قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہوسکا اور موت آگئی تو مولٰی عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روزِ قیامت اپنے خزانۂ قدرت سے ادا فرماکر دائن کو راضی کردے گا اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے واسطے ہے نہ کہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

احادیث احمد وبخاری وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسندِ صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابوامامہ باہلی اور احمد وبزار وطبرانی وابونعیم بسندِ حسن

---

[1] العلل المتناہیۃ باب دخول المبتدع النار حدیث ۲۱۵ نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/۱۴۰

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسلاً قاسم مولائے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی واللفظ للمیمون رضی اللہ تعالٰی عنہ:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من ادان دینا ینوی قضاءہ اداہ اللہ عنہ یوم القیٰمۃ۔[1]

یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روزِ قیامت ادا فرمائے گا۔

حدیثِ ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں حضور اقدس صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

من تداین بدین وفی نفسہ وفاؤہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ وارضی غریمہ بما شاء۔[2]

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کرے گا۔

نیک و جائز کی قید حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ظاہر کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا بلکہ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید العالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی مع الدائن حتی یقضی دینہ مالم یکن دینہ فیما یکرہ اللہ۔[3]

بیشک اللہ تعالٰی قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالٰی کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

مجبوری رہ جانے کی قید حدیث ابنِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ثابت کہ رب العزت جل وعلا روزِ قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا، عرض کرے گا اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علیّ اما حرق واما سرق واما وضیعۃ آگ لگ گئی یا چوری ہوگئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا،

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۰۴۹ ۲۳/ ۴۳۲ و حدیث ۷۹۴۹ ۸/ ۲۹۰ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت
السنن الکبرٰی للبیہقی کتاب البیوع باب ماجاء فی جواز الاستقراض دار الفکر بیروت ۵/ ۳۵۴
کنز العمال بحوالہ طب عن میمونہ حدیث ۱۵۴۲۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۲۲۱

[2] المستدرک للحاکم کتاب البیوع ان اللہ مع الدائن الخ دار الفکر بیروت ۲/ ۲۳

[3] کنز العمال بحوالہ تخ، ھ، ک حدیث ۱۵۴۳۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۲۲۱

مولٰی عزوجل فرمائے گا:

صدق عبدی فانا احق من قضی عنك[1]

میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔

پھر مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی کوئی چیز منگا کر اس کے پلّہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں بُرائیوں پر غالب آجائیں گی اور وُہ بندہ رحمتِ الٰہی کے فضل سے داخلِ جنّت ہوگا۔

پنجم اولیائے کرام صوفیۂ صدق اربابِ معرفت قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتہم فی الدنیا والآخرۃ (ان کے راز پاک کردئے گئے، اللہ تعالٰی ہمیں دنیا اور آخرت میں ان کی برکتوں سے فائدہ پہنچائے۔ ت) کہ بنص قطعی قرآن روزِ قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ وسلامت ہیں۔

قال تعالٰی الاان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون[2]

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) آگاہ ہوجاؤ یقیناً اللہ تعالٰی کے دوست (ہر خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے) نہ انھیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ت)

تو ان میں بعض سے اگر بتقاضائے بشریت بعض حقوقِ الٰہیہ میں اپنے منصب ومقام کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولٰی عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف کرچکا کہ:

قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی[3]

میں نے تمھیں عطا فرمادیا اس سے پہلے کہ تم مجھ سے کچھ مانگو، اور میں نے تمھاری درخواست قبول کرلی قبل اس کے کہ تم مجھے پکارو، اور یقیناً تمھاری نافرمانی کرنے سے پہلے میں نے تمھیں معاف کردیا۔ (ت)

یوہیں اگر باہم کسی طرح کی شکررنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالٰی

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۹۸
الترغیب والترھیب بحوالہ احمد والبزار والطبرانی وابی نعیم مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۶۰۲

[2] القرآن الکریم ۱۰/ ۶۲

[3] مفاتیح الغیب التفسیر الکبیر تحت آیۃ سورۃ القصص وما کنت بجانب الغربی الخ المطبعۃ البھیۃ المصریۃ ۲۴/ ۲۵۷

علیہم اجمعین کے مشاجرات کہ:

ستکون لاصحابی زلۃ یغفرھا اللہ تعالٰی لھم لسابقتھم معی[1]

عنقریب میرے ساتھیوں سے کچھ لغزشیں ہونگی جنھیں ان کی پیش قدمی کے باعث اللہ تعالٰی معاف فرمادیگا۔ (ت)

تو مولٰی تعالٰی وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پرلے کر اربابِ حقوق کو حکم تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا کہ:

ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علٰی سرر متقٰبلین[2]

ان کے سینوں کو کینوں اور کدورتوں سے ہم پاک صاف کردیں گے پھر وہ بھائی بھائی ہو کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تخت نشین ہونگے۔ (ت)

اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین جنھیں ارشاد ہوتا ہے:

اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم[3]

جو چاہو کرو کہ میں تمھیں بخش چکا۔

انھیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جن کے لئے بار بار فرمایا گیا:

www.alahazratnetwork.org

ما علی عثمٰن ما عمل بعد ھذہ ما علی عثمٰن ما عمل بعد ھذہ[4]

آج سے عثمان کچھ کرے اُس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اُس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی کہتا ہے حدیث:

اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس[5] و

جب اللہ تعالٰی کسی بندے سے محبت کرنے لگے تو اُسے کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا، محدث دیلمی نے

---

[1] الجامع الصغیر حدیث ۳۳۵۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۲۰۱

[2] القرآن الکریم ۱۰/۶۲

[3] صحیح البخاری کتاب المغازی باب فضل من شھد بدرا قدیمی کتبخانہ کراچی ۲/۵۶۷

[4] جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عثمان ابن عفان امین کمپنی دہلی ۲/۲۱۱

[5] الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۲۴۳۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۷۷

الدر المنثور بحوالہ القشیری وابن نجار تحت آیۃ ان اللہ یحب التوابین الخ منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۱/۲۶۱

الامام القشیری فی رسالتہ وابن النجار فی تاریخہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اسے مسند الفردوس میں، امام قشیری نے اپنے رسالہ میں اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالہ سے اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا۔ (ت)

کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبانِ خدا اوّل تو گناہ کرتے ہی نہیں ع

ان المحب لمن یحب مطیع

(بے شک محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار مطیع ہوتا ہے۔ت)

وھذا ما اختارہ سیدنا الوالد رضی اللہ تعالٰی عنہ (اور اسی کو ہمارے والد گرامی (اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو) نے پسند فرمایا۔ت) اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انھیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[1] (گناہوں سے توبہ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہوجاتا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔ت) اس حدیث کا ٹکڑا ہے وھذا ما مشی علیہ المناوی فی التیسیر (یہ وہی ہے جس پر علامہ مناوی نے تیسیر میں روش اختیار فرمائی۔ت) اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت واظہار مکان قبول ومحبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالٰی ہر طرح مفقود، والحمد للہ الکریم الودود، وھذا ما زدتہ بفضل المحمود (سب تعریف اس خدا کے لئے جو بزرگ وبرتر، معزز اور بندوں کو دوست رکھنے والا اور ان کا محبوب ہے۔ یہ وہ ہے جس کا میں نے اللہ تعالٰی ستودہ صفات کے فضل وکرم سے اضافہ کیا ہے۔ت)

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا ینادی مناد من تحت العرش یا اھل التوحید، الحدیث[2] (عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا اے توحید پرستو، الحدیث۔ت) میں اہلِ توحید سے یہی محبوبانِ خدا مراد ہیں کہ توحید خالص تام کامل ہرگونہ شرک خفی واخفی سے پاک ومنزہ انھیں کا حصہ ہے بخلاف اہل دنیا جنھیں عبد الدینار عبد الدرہم عبد طمع عبد ہوٰی عبد رغب فرمایا گیا۔

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۴۳۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۷۷

[2] المعجم الاوسط حدیث ۱۳۵۸ مکتبۃ المعارف الریاض ۲/۲۰۰

وقال تعالٰی افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواٰہ۔[1]

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: (اے محبوب!) کیا آپ نے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے۔ (ت)

اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی ووجود میں اپنے رب جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں لا الٰہ الا اللہ (اللہ تعالٰی کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ت) کے معنی عوام کے نزدیک لامعبود الا اللہ (اللہ تعالٰی کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ ت)، خواص کے نزدیک لامقصود الا اللہ (اللہ تعالٰی کے سوا کوئی مقصود ومطلوب نہیں۔ ت)، اہلِ ہدایت کے نزدیک لامشھود الا اللہ (اللہ تعالٰی کے سوا کوئی ایسا نہیں کہ جس کی وحدانیت کی گواہی دی جائے اور جس کی بارگاہ میں مخلوق حاضر ہونے والی ہو۔ ت) ان اخص الخواص اربابِ نہایت کے نزدیک لاموجود الا اللہ (اللہ تعالٰی کے سوا حقیقتاً کوئی موجود نہیں۔ ت) تو اہلِ توحید کا سچا نام انھیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علمِ توحید کہتے ہیں۔

جعلنا اللہ تعالٰی من خدامھم و تراب اقدامھم فی الدنیا والاٰخرۃ وغفرلنا بجاھھم عندہ انہ اھل التقوٰی و اھل المغفرۃ اٰمین!

اللہ تعالٰی ہمیں ان کے خادموں میں شامل فرمائے اور دنیا وآخرت میں ان کے قدموں کی مٹی بنادے اور ان کے اس مرتبۂ عالیہ کے طفیل جو ان کا اس کی بارگاہ میں ہے ہمیں بخش دے بیشک وہی اس لائق ہے کہ اس سے خوف رکھا جائے اور وہی بخش دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اے اللہ! میری دعا قبول ومنظور فرما۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل تاویلِ امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود، وباللہ التوفیق۔

پھر ان سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحبِ حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دے کر اُسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔ غرض معاملہ نازک ہے اور امر شدید اور عمل تباہ اور امل بعید، اور کرم عمیم اور رحم عظیم، اور ایمان

---

[1] القرآن الکریم ۴۵/ ۲۳

خوف ورجا کے درمیان۔

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علٰی شفیع المذنبین نجاۃ الہالکین مرتجی البائسین محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

اور ہمیں اللہ تعالٰی ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، اور گناہوں سے کنارہ کش ہونے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قدرت اس کی توفیق وعنایت کے بغیر کسی میں نہیں، وہ بلند مرتبہ بزرگ و برتر ذات ہے، اللہ تعالٰی کی بے پایاں رحمتیں ہوں گنہگاروں کیلئے سفارش کرنے والی ذات پر، تباہ حالوں کے وسیلۂ نجات پر اور ناامید ہونے والوں کے مرکزِ امید پر یعنی ہمارے آقا و مولٰی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر، ان کی سب اولاد اور ساتھیوں پر۔ سب تعریف اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور اللہ تعالٰی پاک بلند و بالا سب سے بڑا عالم ہے اور اس عظمت والی ذات کا علم نہایت درجہ کامل اور محکم و مضبوط ہے۔ (ت)

۱۴ جمادی الاولٰی ۱۳۱۰ھ

---

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

ختم ہوا